روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۶/۴۱ منگل ۲۲ - شوال ۱۴۱۱ھ ، ۷ - ہجرت ۱۳۷۰ ہش ، ۷ - مئی ۱۹۹۱ء نمبر ۱۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غفلت جو شرک تک پہنچ جاتی ہے

"غفلت یہ ہے کہ انسان اپنی تعریف کو اپنا کر اُس پر اسی طرح راضی ہو جائے گویا واقعی وہ اس کا مستحق تھا اور اس سے پرے کوئی اور قابلِ تعریف ذات نہیں رہی اور وہیں تعریف کا گویا رستہ بند کر کے اُسے اپنے برتن میں ہی سمیٹنے لگ جائے۔ یہ چیز غفلت کی کیفیت ہے جو بالآخر شرک پر منتج ہو جاتی ہے اور کئی قسم کی اور بھی برائیاں پیدا کرتی ہے۔"
(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے، کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی اَمر ہے کہ کوئی بَدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بَدکار، بَدمعاش کو تو ہر دم اظہارِ راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بَدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔ ؏

مَردِ آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو اُن قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے۔ ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اسے ملامت کر کے خشوع خضوع کا سبق دے۔ رونا اگر نہیں آتا، تو رونی صورت بنا دے۔ پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئیں گے۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۵۷)

"ایسی صورت اور حالت میں کہ قہرِ خدا نازل ہو رہا ہو اور ہزاروں لوگ مَر رہے ہوں۔ پَردہ کا اتنا تشدّد جائز نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ کی بیوی مَر گئی، تو کوئی اس کو اٹھانے والا بھی نہ رہا۔ اب اس حالت میں پَردہ کیا کر سکتا تھا۔ مثل مشہور ہے، مَرتا کیا نہ کرتا۔ مَردوں نے ہی جنازہ اٹھایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر بچہ رحم میں ہو تو کبھی مَرد اس کو نکال سکتا ہے۔ دینِ حق میں تنگی و حرج نہیں۔ جو شخص خواہ مخواہ تنگی و حرج کرتا ہے، وہ اپنی نئی شریعت بناتا ہے۔ گورنمنٹ نے بھی پَردہ میں کوئی تنگی نہیں کی اور اب قواعد بھی بہت آسان بنا دیئے ہیں۔ جو جو تجاویز و اصلاحات لوگ پیش کرتے ہیں گورنمنٹ انہیں توجّہ سے سنتی اور ان پر مناسب اور مصلحتِ وقت کے موافق عمل کرتی ہے۔ کوئی شخص مجھے یہ تو بتائے کہ پردہ میں نبض دکھانا کہاں منع کیا ہے۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۱)

ربوہ ۳ مئی۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ؍ اپریل ۱۹۹۱ء پڑھ کر سنایا۔

اس خطبے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو یہ قیمتی نسخہ بیان فرمایا کہ دعائیں مانگتے ہوئے ان الفاظ میں دعا کریں جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سکھائے جن پر اس نے اپنے انعام کئے ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت ابراہیم حضرت جالوت حضرت زکریا اور حضرت نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی دعائیں نہایت خوبصورت اور پُر اثر انداز میں بیان فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ انہی دعاؤں میں قبولیت کا راز ہے۔

درخواستِ دُعا

○ عزیزم محمد علی خان ابن مکرم کیپٹن محمود احمد خان صاحب طبیعت اچانک خراب ہونے کی وجہ سے لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے

○ مکرم بریگیڈیر اقبال احمد صاحب شمیم سابق سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو دل کی تکلیف ہے۔ کبھی سانس کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ اب کسی قدر افاقہ ہے۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کریں۔

اعلان نکاح

عزیزہ روحی درد صاحبہ بنت مکرم عطاء الرحمٰن درد صاحب دار العلوم وسطی، کا نکاح مورخہ ۱۷ ؍ اپریل ۱۹۹۱ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مکرم عبد العزیز خان صاحب ولد مکرم عبد الاحد خان صاحب

باقی صفحہ ۷ پر

اگر امام غلطی بھی کرے تو اسکی اتباع کرنے کی پوری کوشش کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"اگر امام بھول جائے اور بجائے دو رکعت کے چار پڑھ لے تو تم بھی اس کے ساتھ چار ہی رکعت ادا کرو۔ اور اگر وہ چار کی بجائے پانچ پڑھ لے تو تم بھی اس کی اتباع کرو۔

حالانکہ وہ کوئی حکم نہیں لاتا۔ پھر امام کا اتنا ادب ملحوظ رکھا کہ اس کو غلطی پر ٹوکنے کے بجائے (اللہ پاک ہے) کا کلمہ سکھایا۔ جس کے معنے یہ کہ سہو و خطا سے پاک تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہو سکتی ہے پھر یہ بات کہ غیر مامور (امام) غلطی کر سکتا ہے لہٰذا اس کی یا اس کا حکم ماننے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیسا خطرناک خیال ہے۔ درحقیقت غلطی کرنے سے پاک کوئی انسان نہیں ہو سکتا۔ دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہتے ہیں کہ تم میں سے دو آدمی میرے پاس ایک فیصلہ لاتے ہیں۔ لیکن ایک انسان زبان کی چالاکی سے اپنے حق میں فیصلہ کرا لیتا ہے حالانکہ وہ حقدار نہیں ہوتا۔ پس اس طرح پرایا حق لینے والا آگ کا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ - ہجرت ہش ۱۳۷۰   ۷ - مئی ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے - فرماتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ جیسے یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں ویسے یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں میں علوم کی روشنی پیدا ہووے اور اس سے وہ معرفت کی منزلوں کو طے کر جاویں۔ کیونکہ علوم حقہ سے واقفیت جہاں ایک طرف سچی خشیت پیدا کرتی ہے وہاں دوسری طرف ان علوم سے خدا پرستی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ دعا بہت بڑی سپر کامیابی کے لئے ہے۔ یونسؑ کی قوم گریہ و زاری اور دعا کے سبب آنے والے عذاب سے بچ گئی۔

۳۔ میرا ایمان اور مذہب یہ ہے کہ جب تک انسان سچا ایمان لانے والا نہیں بنتا اس کے نیکی کے کام خواہ وہ کیسے ہی عظیم الشان ہوں۔ وہ ریاکاری کے ملمع سے خالی نہیں ہوتے۔

۴۔ اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے بُرا معلوم نہ ہو۔

۵۔ ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ جب انکسار اور تذلل کی حالت انتہا کو پہنچتی ہے اور ہماری روح اس عبودیت اور فروتنی میں بہ نکلتی ہے اور آستانۂ حضرت واہب العطایا پر پہنچ جاتی ہے تو ایک روشنی اور نور اُوپر سے اترتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک نالی کے ذریعہ سے مصفّٰی پانی دوسری نالی میں پہنچتا ہے۔

۶۔ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر، دوسرے اصطفاء کے طور پر۔ رزق ابتلاء کے طور پر تو وہ رزق ہے جس کو اللہ سے واسطہ نہیں رہتا بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دُور ڈالتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۷۔ اصل خوبی خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کیلئے وہی مال کام آ سکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

۸۔ جو لوگ قبل از نزولِ بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ اور عذابِ الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذابِ الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔"

ظلم روا رکھا ہے تُو نے اور کی ہے بیداد
میرے جنم جنم کے ساتھی تجھ سے کیا فریاد
جب تک چمک رہے ہیں چاند اور سورج اور ستارے
ظلمت نے بھی کر رکھا ہے اپنا گھر آباد

ابوالاقبال

اک التجائے دل

مَیں آج کُوچۂ صاحب دِلاں میں آیا ہُوں
یہ اور بات ہے اپنا ہوں یا پرایا ہُوں
ہے اُن کے پاس فغانِ سحر کا سرمایہ
اِک التجائے دلِ داغدار لایا ہُوں

دلِ حزیں میں لئے درد کا جہاں آیا
سرِ شکِ غم کا لئے چشمۂ رواں آیا
یہ ایک رازِ محبّت، امانتِ دل و جاں
مَیں لے کے اس کو سرِ بزمِ دوستاں آیا

شبانِ تیرہ میں نُورِ سحر تھی جس کی نظر
کٹھن رہوں پہ رہی جو مری شریکِ سفر
تھی اپنی ذات میں جو اک بہارِ نکہت و رنگ
وہ جس وجود سے جنّت نشاں رہا مرا گھر

وہ جاں نثار مری، میری مونس و غمخوار
وفا شعار و اطاعت گذار و حُسن آثار
بیاں کروں تو کروں کیسے حاصل گفتار
وہ جانِ راز ہے بیمار و بے کس و لاچار

نظر سکوں کا سمندر، لبوں پہ مہرِ سکوت
رضائے یار پہ راضی ہو جیسے جانِ تپاں
کھڑے ہیں ایسے مرض لاعلاج ہو جیسے
کہ بے بسی کا نشاں ہے سکوتِ چارہ گراں

بہت قریب ہے شائد شکستِ نغمہ و لَے
شکستِ ساز کی آواز سن رہا ہُوں مَیں
ہوئی ہے آج تنک آب، آبجوئے حیات
صدائے سینۂ ناساز سن رہا ہُوں مَیں

دُعا کرو کہ خداوندِ آسمان و زمیں
شفا عطا کرے اس کو بنامِ عرشِ بریں
اُسی کا حکم ہے، تقدیرِ کُن فکاں اس کی
اُسی کی صُبحِ ازل ہے، اُسی کی شامِ یقیں

مرے امام! ترے نام کی یہ شیدائی
مَیں جانتا ہُوں اُسے تجھ سے جو محبّت ہے
مرے امام! ہے عرش آشنا فغاں تیری
تری دُعائے سحر کی اِسے ضرورت ہے

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقینِ عمل

(پردہ پوشی) ایک ایسا جرم ہے جس کا زید یا بکر سے تعلق ہے مثلاً زید سے کوئی غلطی ہوئی یا بکر سے کوئی غلطی ہوئی۔ جس کا صرف ان کے ساتھ ہی تعلق ہے۔ تو ہمارا فرض ہے کہ پردہ پوشی سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ ان کے گناہ بھی معاف کرے اور ہمارے گناہ بھی معاف کرے۔ مگر ایسا جرم جو قوم کے اخلاق بگاڑنے والا ہے۔ اور جس کا اثر ساری قوم پر پڑتا ہے۔ ہر شخص جو اس کا ارتکاب کرتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے اور ہر شخص جو اس پر پردہ ڈالتا ہے وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ اور ہر وہ شخص جس کے دل میں اس جرم کو دور کرنے کی خواہش نہیں وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ پس آج سے تم یہ فیصلہ کر لو کہ جھوٹ اور بددیانتی کو مٹانا ہے۔ تم یہ کر کے دیکھ لو۔ اگر یہ دونوں چیزیں تم اپنے اندر پیدا کر لوگے تو تم دیکھوگے کہ شدید سے شدید دشمن بھی تمہاری تعریف کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور اپنی ضرورتوں کے موقع پر وہ تم پر اعتبار اور اعتماد کرے گا۔ پس میں جماعت کو آنے والے خطرہ سے جس کی الوصیت میں خبر دی گئی تھی آگاہ کرتا ہوں اور یہ نہیں کہ آگاہ کر دینے سے میں اپنے آپ کو اپنی ذمہ داری سے آزاد سمجھتا ہوں۔ بلکہ جب تک مجھے خدا تعالیٰ توفیق دے۔ میں اپنی ذمہ داری کو پورے طور پر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور میرا ہی نہیں بلکہ تم میں سے ہر شخص کا فرض ہوگا کہ اس خطرے سے آگاہ رہے۔ جس کے متعلق آج سے ۳۵ سال قبل حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) نے خبردار کیا تھا۔ اگر پھر بھی وہ چور تمہارے گھر میں گھس آئے تو تم سے زیادہ ابلہ کون ہوگا۔ جب خدا کے مامور نے ۳۵ سال پہلے بتا دیا تھا کہ شیطان فلاں طرف سے آئے گا۔ مگر پھر بھی تم نے احتیاط نہ کی۔ اور اسے گھر میں گھسنے دیا۔ پس اب بھی تمہارا فرض ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ کمریں کس لو۔ اور قومی عزت کو بچانے اور قومی ناک کو بچانے کے لیے مجرموں اور غداروں کو نکال باہر کرو۔ خواہ وہ تمہارا باپ ہو۔ خواہ وہ تمہارا بھائی ہو۔ خواہ وہ تمہاری ماں ہو۔ خواہ وہ تمہاری بیوی ہو اور خواہ وہ تمہارا دوست ہو۔ اور کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ نیک نامی اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ترقی کرے۔ یاد رکھو قومی اخلاق اسی وقت غالب ہو سکتے ہیں۔ جب قوم غالب ہو اور جب احمدیت غالب آئے گی تو اس وقت ہمارے یہ اخلاق کام نہیں آئیں گے جو آج میرے اندر یا تمہارے اندر پائے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ اخلاق کام آئیں گے اور اُن سے دنیا کی اصلاح ہوگی جو اُس وقت جماعت کے اندر پائے جاتے ہوں گے۔ اُس وقت یہ کام نہیں آئیں گے بلکہ اس شخص کے اخلاق کام آئیں گے جو اُس وقت جماعت کے سر پر ہوگا۔ جب جماعت میں حکومت آئے گی کیونکہ یہ کام اسی نے کرنا ہے کہ اُن اخلاق کو دنیا پر غالب کرے۔ میں تو واعظ ہوں۔ سیاست میرے پاس نہیں۔ غلبہ مجھے حاصل نہیں۔ میرے پاس تو اتنی بھی طاقت نہیں جتنی کم سے کم اقلیت کو حاصل ہے۔ ہندوستان میں سب سے چھوٹی مینارٹی سکھوں کی ہے۔ مجھے تو اتنی بھی طاقت حاصل نہیں جو سکھوں کو ہے۔ تو میرے اندر کتنے ہی بلند اخلاق ہوں۔ وہ دنیا کی اصلاح میں کام نہیں آسکتے۔ ہاں اس شخص کے اخلاق کام آئیں گے جو اس وقت جماعت کے سر پر ہوگا۔ جب جماعت کو غلبہ حاصل ہوگا۔ میں تو وعظ کرتا ہوں۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے ۱۹۴۶ء میں فرمایا

حضرت ابوہریرہؓ جو حدیث کے سب سے بڑے راوی ہیں تفقہ میں کمزور تھے لیکن روایات بیان کرنے میں ان کا حافظہ خوب کام کرتا تھا۔ اس کے مقابلے میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی روایات بہت کم ہیں۔ لیکن وہ اپنی ذہنی تیزی کی وجہ سے ان سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ اور ذہنی تیزی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جو لڑکے ذہین ہوتے ہیں۔ وہ اس بات کا احساس رکھتے ہیں کہ ان کے والدین کس مشکل کے ساتھ ان کا خرچ برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے وہ کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے والدین کا روپیہ ضائع نہ ہو۔ اور وہ پورے زور کے ساتھ محنت کرتے ہیں۔ اور اچھے نمبروں پر پاس ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جو لڑکے کند ذہن ہوتے ہیں۔ انہیں کچھ بھی احساس نہیں ہوتا کہ ان کے والدین کس طرح پیٹ پر پتھر باندھ کر اور دوسرے بعض بھائیوں کا حق چھین کر انہیں دے رہے ہیں۔ وہ کھیل کود میں دن رات مصروف رہتے ہیں۔ سہ ماہی میں فیل ہوتے ہیں۔ تو ششماہی میں پاس ہونے کا ارادہ کرتے ہیں۔ ششماہی بھی بغیر تیاری کے گذر جاتی ہے۔ تو سالانہ امتحان کے نزدیک آکر بالکل دل چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب کیا کریں ہمیں تو کچھ آتا ہی نہیں۔ والدین ان کے لئے فاقے کاٹتے ہیں اور ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ پڑھائی میں ان کا دل ہی نہیں لگتا۔ ہمارے ملک کے گذارے کتنے قلیل ہیں۔ ان قلیل گذاروں میں سے بھی بچا کر والدین ان کو پڑھائی کے لئے خرچ دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ اس کی قدر نہیں کرتے۔ ہمارے ملک کی مالی حالت اتنی گری ہوئی ہے کہ میرے خیال میں کسی اور ملک کی مالی حالت ایسی گری ہوئی نہ ہوگی۔ یورپین ملکوں کے مزدور بھی ہمارے ای۔ اے۔ سی سے زیادہ تنخواہ لیتے ہیں۔ لیکن اگر یہاں کوئی ای۔ اے۔ سی ہو جائے تو اس کا قدم زمین پر نہیں پڑتا۔ نتھنے پھلا پھلا کر چلتا ہے اور ہر انسان کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اور اس کا لڑکا تو یہ کہتا ہے کہ شاید میں ہی عنان حکومت سنبھالوں گا۔ میرے لئے کسی علم اور تجربہ کی ضرورت نہیں۔ وہ ہر ایک سے الجھنا چاہتا ہے اور ہر ایک کو یہ بتاتا ہے کہ میرا باپ ای۔ اے۔ سی ہے۔ اسی طرح انگریزی گورنمنٹ نے جو خطابوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس نے بھی بہت سے لوگوں کو ناکارہ بنا دیا ہے۔ پس خان بہادروں اور خان صاحبی کے شوق میں سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ ابھی ہمارے ملک کے لوگوں میں ذہانت پیدا نہیں ہوئی۔ مجھے اس بات کی خوشی ہوئی کہ زندگی وقف کرنے والے اچھے ذہین لڑکے ہیں۔ اگر ان کا خیال درست نکلا اور ایسا نہ ہوا کہ مجھے ان کے متعلق یہ سمجھنا پڑے کہ انہوں نے مبالغہ سے کام لیا ہے تو اس کے نتائج جتنے اعلیٰ ہوں گے ان کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔

(فرمودہ ۲۹ مئی ۱۹۴۶ء)

---

۵ اپریل ۱۹۵۲ء کو حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے دیگر امور کے علاوہ فرمایا

"توبہ ضمیر کو روشن کرتی ہے۔ اور انسان کو گناہ سے روکتی ہے۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ کہ اس شخص نے توبہ توڑ دینی ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ پھر فساد کرے گا۔ لڑائی کرے گا۔ گالیاں دے گا۔ اور جھوٹ بولے گا۔ وہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے گویا خدا تعالیٰ باوجود علم غیب رکھنے اور جاننے کے کہ مجرم دوبارہ جرم کرے گا وہ اس سے حاضر والا معاملہ کرتا ہے لیکن ہم باوجود علم غیب نہ ہونے کے خدا تعالیٰ سے مستقبل والا معاملہ کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ بیوقوفی اور کیا ہوگی۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے حاضر والا معاملہ کرنا چاہیئے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم جنگلوں میں رہیں تو ہمیں جنگلوں میں رہنا چاہیئے۔ اور اپنا کام کرتے چلے جانا چاہیئے۔ ہم چوہوں اور چیونٹیوں کو باہر پھینک دیتے ہیں تو وہ وہیں اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کو دیکھو انسان ان کا تیار کیا ہوا شہد حاصل کر لیتا ہے اور انہیں دور پھینک دیتا ہے۔ لیکن وہ وہیں اپنا کام شروع کر دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے کام میں کامیاب رہتی ہیں۔ اگر وہ اس بات کا انتظار کرتی رہیں کہ انہیں پہلی جگہ ملے تو کام کریں تو ہزاروں بھوکے مر جائیں۔ اسی طرح اگر تمہیں اپنا گھر نہیں ملتا تو جس گھر میں تمہیں خدا تعالیٰ نے رکھا ہے۔ تمہیں اسی میں فوراً کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اگر خدا تعالیٰ تمہیں واپس لے جائے تو وہاں جا کر کام شروع کر دو۔ لیکن کسی منٹ میں بھی اپنے کام کو پیچھے نہ ڈالو۔ (ایمان لانے والا) ہر وقت کام میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔ گویا اس کے لئے کام ختم کرنے کا وقت موت ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

"کاش جماعت احمدیہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور (دین حق) کے کھوئے ہوئے متاع کو پھر واپس لائے اور پھر وہی اخلاق ..... دنیا دیکھے جنہیں دیکھ کر انسان کو خدا تعالیٰ نظر آجاتا ہے۔ وہ امین ہوں۔ اور ایسے امین کہ خود بھوکے مر جائیں، بیوی بچے بھوکے مر جائیں لیکن دوسرے کی امانت میں خیانت نہ ہو۔ وہ سچے ہوں۔ اور ایسے سچے کہ جان جائے۔ مال و دولت جائے، عہدہ جائے لیکن جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے۔ اور نہ آئے۔ وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نباہیں اور ارادہ کریں تو سر ہتھیلی پر رکھ کر اسے پورا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امینہ خالدہ ۔ جرمنی

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی

ہماری پہلی والدہ بہت بیمار تھیں اور ان کا بخار ٹوٹتا ہی نہ تھا۔ آپ بار بار حضرت امام جماعت (اوّل) کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ دوا اور دعا لیتے لیکن شفا یابی نہ ہوئی۔ ایک دفعہ ابا جان بہت ہی پریشان ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت حضور بیت مبارک میں تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے سارا حال سنایا تو حضور نے ابا جان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی جوان کو پیٹ درد محسوس ہوتی ہے تو وہ خیال کرتا ہے کہ چلنے پھرنے اور ذرا ورزش کرنے سے دور ہو جائے گی پھر اس کے بعد دوائی بھی پیتا ہے آرام بھی کرتا ہے محلہ کے طبیب کے پاس بھی جاتا ہے۔ اس کے علاج سے بھی آرام نہیں آتا۔ جب علاج سے بھی شفاء میسر نہیں آتی تو کسی باخدا کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال سناتا ہے اور کہتا ہے دنیا کے علاجوں سے تو آرام نہیں آیا۔ اگر حضور نے دعا کی تو شفا ہو جائے گی۔ مگر جب اس باخدا کی دعاؤں سے بھی شفا نہیں ہوتی تو وہ خدا کے حضور سجدہ میں گر جاتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ میں نے سارا جہان دیکھ لیا میری مصیبت دور نہیں ہوئی اب تو ہی رحم فرما میں تیرے دروازے پر سجدہ ریز ہوں تو اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرتے ہوئے شفا دے دیتا ہے۔ ابا جان بتاتے کہ یہ فرما کر حضور نماز عصر پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے" اور ساتھ ہی ابا جان بھی بیت الذکر میں آ گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد ہماری والدہ کو اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ لیکن کیسے ہوئی؟ اس بارہ میں فرماتے کہ میں ۱۹۱۲ء میں دو ماہ کی رخصت پر معہ اہلیہ قادیان آیا اور محترم قاضی عبدالرحیم صاحب کے مکان پر بطور کرایہ دار مقیم ہوا۔ ایک روز بازار گیا ہوا تھا۔ گھر آنے پر اہلیہ نے بتایا کہ مولوی عبدالحی صاحب خلف الصدق حضرت (امام جماعت) اوّل، آئے تھے اور آپ کو گھر پر نہ پا کر واپس چلے گئے مجھے فکر پیدا ہوا کہ کوئی خاص بات ہی ہو گی جو وہ میرے مکان پر آئے تھے۔ میں جلدی جلدی گیا تو حضرت (امام جماعت) اوّل کے مکان کے بیرونی دروازہ پر ہی مل گئے۔ میں نے عرض کیا آپ کو میرے مکان تک تکلیف کرنے کی کیا وجہ ہوئی۔ خیر تو تھی۔ انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ ابا جان (حضرت امام جماعت اوّل) کو آپ سے محبت ہے۔ اس لئے میں آپ کے دولت خانہ پر آپ کی ملاقات کے لئے گیا تھا...... پھر کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی اہلیہ صاحبہ کو بیماری سے شفاء کس طرح ہوئی؟ میں نے کہا نہیں۔ تو بتایا کہ جن ایام میں آپ ابا جان کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا کرتے تھے انہیں دنوں ایک روز ابا جان گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ فضل احمد کو اپنی بیوی سے بڑی محبت ہے اور ہمیں فضل احمد سے محبت ہے۔ ان کی بیوی کا ہر چند ہم نے علاج کیا مگر فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں یہ کہہ کر حضور ایک مصلیٰ پر جو صحن میں پڑا تھا سجدے میں گر گئے اور بڑی دیر تک دعا کی جس کے بعد وہ صحت یاب ہو گئیں۔

حضرت ابا جان کو حضرت امام جماعت (الثانی) سے امامتِ اولیٰ کے دنوں سے ہی قلبی تعلق تھا۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت امام جماعت اوّل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بہت ہی محبت اور احترام سے پیش آتے تو یہ پاک محبت اور بھی دل میں گھر کر گئی۔ جب حضرت امام جماعت (اوّل) کا انتقال ہوا اس دن رخصت حاصل کرنا بوجہ دفتری معائنہ آپ کے لئے ناممکن تھا۔ آپ نے فوراً ہی حضرت امام جماعت (ثانی) کی خدمت اقدس میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ آپ ان دنوں راولپنڈی میں متعین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق عطا فرمائی کہ غیر مبائعین کی کوششوں کو بے نقاب کریں اور آپ نے مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور ان کے رفقاء کا مقابلہ کیا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ میں نے ان سے بہت بحثیں کیں۔ ایک دفعہ تمام احبابِ جماعت اور بعض پیغامیوں کو دعوت دے کر بلایا۔ ساری رات بحث میں گزار دی مگر پیغامی احباب پر کچھ اثر نہ ہوا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے آپ متعدد احباب کو امامتِ ثانیہ سے منسلک کرنے کا ذریعہ بنے۔ آپ کہتے تھے میرے لئے یہ ایام گویا ایام جہاد تھے اور میں قریباً روزانہ حضرت امام جماعت (ثانی) کی خدمت میں رپورٹ بھجوایا کرتا تھا اور ہر وقت اس کوشش میں رہتا تھا کہ کسی پیغامی کو اپنے اندر جذب کیا جائے ان میں حضرت مولوی علی احمد صاحب حقانی کا واقعہ آپ ہی کے الفاظ میں درج کرتی ہوں۔ "مولوی علی احمد صاحب پہلے حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں احمدی رہ چکے تھے مگر ایک خواب کی تعبیر نہ سمجھنے کی بناء پر احمدیت سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ پھر حضرت امام جماعت اوّل کی بیعت کی اور سلسلہ میں دوبارہ داخل ہوئے مگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی بدصحبت کی وجہ سے پھر ابتلاء میں پڑ گئے مگر اللہ تعالیٰ نے دستگیری فرمائی اور میرے ذریعہ ان کے دل میں احمدیت کو پختہ کرنے کا سامان پیدا کر دیا۔ وہ اس طرح ہوا کہ ان سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ حقانی صاحب پیغامی حضرات کو راہ راست پر سمجھتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اگر میں آپ کی غلط فہمیوں کی وجہ سے غلط راہ پر پڑ گیا اور میرے ساتھ وہ جو مجھ پر حسنِ ظن رکھتے ہیں وہ بھی گمراہ ہو گئے تو کیا آپ ان تمام گمراہ لوگوں کے گناہوں کا عذاب اپنی گردن پر اٹھا سکیں گے؟ کیا آپ میں ایسی طاقت اور ہمت ہے۔ ایک نیک انسان کی طرح مولوی صاحب گھبرا گئے۔ اور پھر میں نے پوچھا کیا آپ نے اس شخص سے ملاقات کی ہے جو اپنے آپ کو (امام جماعت) کہتا ہے اور ببانگ دہل اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے۔ کہنے لگے نہیں۔ انہیں تو میں مل نہیں سکا۔ میں نے کہا آپ تب تک صبر کریں جب تک میں آپ کی ان سے علیحدگی میں ملاقات نہ کرا دوں۔ وہ مان گئے اور وعدہ کیا قادیان جائیں گے۔ میں اور سید محمد اشرف صاحب ان کو اپریل ۱۹۱۴ء میں قادیان لے گئے میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مولوی علی احمد صاحب حقانی کو اس وعدہ پر لایا ہوں کہ حضور سے علیحدگی میں ان کی ملاقات کرائی جائے گی۔ حضور نے فرمایا میں آج رات آپ دونوں کو بلاؤں گا۔ قارئین کرام اب علیحدہ ملاقات کا حال ملاحظہ فرمائیں۔ "خوشی خوشی ہم دونوں گئے دستک دینے پر حضور نے دروازہ کھولا......

اب میں نے مولوی علی احمد صاحب سے کہا۔ لیجئے مولوی صاحب میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ سوال کر کے اپنی تسلی کر لیں۔ مولوی صاحب نے کہا میں تین روز تقریریں سنتا رہا ہوں۔ میرا دل ساف ہو گیا ہے اور کوئی پوچھنے والی بات باقی نہیں رہی۔ میں نے خوش ہو کر حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور یہ بات الگ رہی میں چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب حضور سے کچھ سوالات کر کے جواب لیں۔ پھر مولوی صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ میرے دل میں کوئی شبہ نہیں رہا۔ مجھے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے زور دیا نیز حضور سے عرض کیا کہ مولوی صاحب کو کہیں کہ ضرور سوال کریں تو حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدائی خبروں کی کاپی جو ازالہ اوہام طبع اوّل کے سائز کی تھی اور قریباً اتنی ہی موٹی تھی کھول کر اس کا ایک صفحہ دکھلایا اور پڑھا جس میں تحریر تھا کہ آج محمود نے مجھے اپنی خواب سنائی اور فرمایا کہ دیکھو یہ تحریر حضرت صاحب کی ہے۔ میں اس وقت بچہ تھا میری تحریر نہیں اور خواب کی تعبیر یہی ہے کہ میں (امام جماعت) ہوں گا اور ہمیں یہ دکھلا کر اس کے دوسرے صفحہ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اپنی (خدائی خبریں) حضور کی اپنی قلم سے لکھی ہوئی ہیں جن سے ہر قسم کا شبہ دور ہو جاتا ہے۔ فرمایا کیا یہ کام بھی میں خود کر سکتا تھا کہ خود ہی خواب بنا لوں اور اس کی تعبیر بھی یہ ہو کہ میں (امام جماعت) ہوں گا۔ بعد ازاں پھر میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کوئی سوال تو کریں۔ آخر تنگ آ کر مولوی صاحب نے کوئی سوال کیا جس کا حضور نے جواب دیا۔ اتنے میں بڑی رات ہو گئی۔ میں نے کہا حضور میں حضرت (امام جماعت) اوّل کی وفات پر آ نہ سکا اور حضور کی تحریری بیعت کر لی تھی۔ اب دستی بیعت کرنا چاہتا ہوں تو حضور نے ہاتھ بڑھایا اور میں نے حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ جب دعا ہو چکی اور میں تعجب اور حیرت میں ہی گرفتار تھا کہ یہ کیا ہوا کہ مولوی صاحب کہتے تو یہ ہیں کہ میرا دل صاف ہو گیا مگر بیعت بھی نہیں کرتے۔ اتنے میں مولوی صاحب نے عرض کیا کہ میں بھی بیعت کرنا چاہتا ہوں حضور نے ان کی بیعت بھی قبول فرمائی اور دعا کی۔ اب میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی"۔

پھر لکھتے ہیں غالباً ۱۹۱۶ء کی بات ہو گی کہ ایک دفعہ حضرت مولوی علی احمد صاحب حقانی راولپنڈی سے قادیان تشریف لے گئے۔ حضرت امام جماعت (ثانی) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور پھر واپس راولپنڈی آ گئے۔ خاکسار ان دنوں بنوں میں تھا۔ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ دورانِ ملاقات حضور نے آپ کا ذکر کیا تھا۔ میں نے مولوی صاحب کی خدمت میں لکھا کہ کیا ذکر آیا تھا اس کے جواب میں مولوی صاحب نے یہ شعر تحریر فرمایا۔

مانی از تصویر یار دلستاں خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

یعنی میں حضرت امام جماعت ثانی کے اس انداز محبوبانہ کی کس طرح تصویر کھینچوں جو حضور کے بیان کے وقت حضور کے چہرہ اور بشرہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں مدتوں یہ شعر پڑھ کر مزے لیتا رہا"۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ آپ بیان فرماتے ہیں "راولپنڈی ۱۹۱۸ء یا ۱۹۱۹ء میں بعد نماز جمعہ سید حسن شاہ صاحب سے دورانِ گفتگو لاہور کے پیغامی احباب کے متعلق میری زبان سے کچھ سخت الفاظ نکل گئے۔ اس پر جناب سید حسن شاہ صاحب نے جو ان دنوں پیغامی خیالات رکھتے تھے غصہ منایا۔ میں نے جوش سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دس روپے کا نوٹ نکال کر ان کے سامنے کیا اور کہا کہ یہ لیں اور قادیان جاکر اس شخص کو تو دیکھیں جو امامت کا دعویدار ہے۔ پھر اگر دل پر اثر نہ ہو تو آپ بری الذمہ۔ انہوں نے کہا میں روپے نہیں لیتا۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ دونوں قادیان چلتے ہیں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ ہم دونوں قادیان گئے۔ انہوں نے قادیان میں نہ صرف بیعت ہی کی بلکہ قادیان کے ہی ہو گئے اور وہیں رہ پڑے۔"

جہاد ملکانہ میں بھی آپ کو شرکت کا موقع خدا نے اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمایا۔ اس ضمن میں آپ لکھتے ہیں ۱۹۲۳ء میں حضرت فضل عمر کا ارشاد پہنچا کہ احمدی احباب رخصت لے کر آگرہ جائیں جہاں آریہ قوم نے بہت سے مسلمانوں کو شدھ کر لیا ہے۔ مجھے اس ارشاد کے ملنے سے خوشی بھی ہوئی اور فکر بھی۔ اس وجہ سے کہ کوہ مری میں اکیلا میں کمانڈنگ افسر میجر برائٹسن کے ساتھ تھا اور دفتر کا کام کمان افسر صاحب خود نہ کرتے تھے۔ ان کا کام محض دستخط کرنے کا تھا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے افسر موصوف سے ذکر کیا کہ یہ مذہبی معاملہ ہے اور میرے مرشد کا حکم آیا ہے کہ میں بھی آگرہ جاؤں اور ایک ماہ تک وہاں کام کروں۔ افسر نے کہا آپ کے سوا اور کوئی بھی یہاں نہیں ہے۔ دفتر کا کام کون کرے گا۔ میں نے کہا صاحب مجبوری ہے یہ مذہبی معاملہ ہے۔ افسر نے سوچ سوچ کر کہا اچھا چلے جاؤ مگر اس شرط پر کہ جب مجھے ضرورت پڑے گی تو آپ کو تار دے دیا جائے گا۔ آپ کو واپس آنا ہوگا۔ میں نے کہا اگر آپ نے مجھے واپس بلایا تو کرایہ آمدورفت آپ کے ذمہ ہونا چاہیئے۔ افسر نے یہ منظور کر لیا۔ سو میں آگرہ آگیا ..... آگرہ جانے کے لئے میں قادیان پہنچا۔ حضور کے ارشاد پر آگرہ گیا تو حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے جو ملکانہ کیمپ کے انچارج تھے۔ مجھے حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ساتھ ریاست بھرت پور بھیجا۔ جہاں مہاراجہ کے وزیر اعظم سے دونوں بزرگوں نے ملاقات کی۔ میں بھی ہمراہ تھا۔ جہاد ملکانہ کے ہی ایک موقعہ پر حضرت صاحب نے آپ کو ایک کام کے لئے متعین فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ آج سے آپ براہ راست ہمارے ماتحت ہوں گے۔

ایک اور خاص خدمت کی اللہ نے توفیق عطا فرمائی وہ یہ تھی کہ قادیان سے ہجرت کے موقعہ پر سلسلہ کی امانتیں۔ رقم اور زیورات وغیرہ کو پاکستان بحفاظت پہنچایا جائے۔ تقسیم برصغیر پر کیسے خطرات اور مصائب تھے۔ جنہوں نے ہجرت کی ہے وہ تو ان سے بخوبی واقف ہوں گے ابا جان نے نہ صرف یہ کہ سلسلہ کی لاکھوں روپے کی امانتیں بحفاظت حضرت امام جماعت (الثانی) کی خدمت اقدس میں پہنچائیں بلکہ ایک احمدی بھائی میاں روشن دین صاحب زرگر کی تین سلاخیں سونے کی پاکستان لانے میں کامیاب ہوئے اور میاں روشن دین صاحب کو ان کی یہ امانت پہنچائی۔ اور کسی قسم کا کوئی معاوضہ قبول نہیں کیا۔ اس ہجرت کا حال ابا جان یوں بیان کرتے ہیں۔

"اگست ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک ہوئی اور قادیان سے نکلنے کا سامان ہونے لگا۔ یہ بڑی مصیبت کے دن تھے مگر خدا تعالیٰ نے ہمارے دلوں پر اپنی رحمت کے مرہم کا پھاہا رکھا۔ حضرت امام جماعت (الثانی) لاہور تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت صاحبزادہ مرزا البشیر احمد صاحب کو (جو قادیان میں بحیثیت امیر مقامی تمام امور کے منتظم تھے) پیغامات بھجوائے کہ قادیان میں جو لوگوں کی امانتیں ہیں لاہور بھجوائی جائیں اس پر حضرت مرزا البشیر احمد صاحب نے مجھے حکم دیا کہ میں وہ امانتیں لاہور لے جاؤں۔ ان دنوں حضور امام جماعت (الثانی) لاہور سے ٹرک بھجوایا کرتے تھے۔ جن میں قادیان کی مستورات اور بچے لاہور جاتے تھے۔ مگر ان ٹرکوں میں لاہور جانا کارِ دارد والا معاملہ تھا۔ قادیان کے غیر احمدی لوگ بڑا بڑا کرایہ دے کر ٹرک والوں سے جگہ لے لیتے تھے اور بہت سے احمدی جگہ نہ پاکر واپس آجاتے تھے۔ یہی حالت میری تھی۔ میں صبح کو امانتوں کے ٹرنک دفتر سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر لاتا۔ جگہ نہ ملتی تو شام کو واپس خزانہ صدر انجمن میں لے جاتا۔ آخر ۲۰ ستمبر کو مجھے جگہ مل گئی۔ اور میں یہ ٹرنک لے کر قادیان سے روانہ ہوا۔ جب ہم قادیان سے ایک میل باہر آئے تو اس چھ بسوں والے قافلہ کو روکا گیا۔ اور سامان اور ٹرنک وغیرہ چیک ہونے کا انتظار کرنا پڑا۔ اتنے میں میاں روشن دین صاحب زرگر میرے پاس آئے اور منت سماجت سے کہنے لگے کہ یہ میرا پارسل لاہور لے جائیں۔ اس میں سونے کی تین سلاخیں ہیں۔ میں نے مان لیا اور ان کا پارسل اپنے کیش بکس میں رکھ لیا۔ اتنے میں ایک ڈوگرہ لیفٹیننٹ آگیا اور سامان چیک کرنے لگا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اس کیش بکس میں کیا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے ایک شخص نے یہ کہہ کر پارسل بطور امانت دیا ہے کہ اس میں تین سلاخیں سونے کی ہیں۔ اس نے پارسل کھولا اور میری طرف مخاطب ہو کر کہا یہ دیکھ لیں میں آپ کی سونے کی سلاخیں آپ کو واپس دے رہا ہوں۔ اور پھر بس کے اندر دوسرے سامان کو چیک کرنے لگا۔ اس میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے جستی ٹرنک اور بڑے بڑے صندوق تھے ان میں کتابیں ہی کتابیں تھیں وہ جس صندوق کو کھولتا اوپر سے نیچے تک چیک کرتا کہ کتابوں کے علاوہ کوئی اور چیز اسلحہ وغیرہ تو نہیں۔ جب وہ دو تین ٹرنک دیکھ چکا اور اس کو اطمینان ہوگیا تو میری طرف آیا اور جہاں میرے والے امانتوں کے جستی ٹرنک تھے۔ ان کو دیکھ کر از خود ہی کہنے لگا یہ بھی ریسرچ کا ہی سامان ہے اور اس نے قافلے کو جانے کی اجازت دے دی۔ بسیں روانہ ہوئیں میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کیونکہ میرے ساتھ جو امانت ٹرنک جا رہے تھے۔ ان میں لاکھوں روپے کی ڈبیاں اور پارسل تھے۔ کسی کے زر و جواہر۔ کسی کے زیورات۔ کسی میں پونڈ وغیرہ وغیرہ واللہ اعلم کیا کچھ نہ تھا۔ اور اگر اس افسر کو شبہ بھی ہو جاتا کہ ان ٹرنکوں میں لاکھوں کا مال ہے۔ تو وہ ضرور روک لیتا۔ اور ٹرنک کھلواتا اور اندر سے ہر ڈبہ کو کھولتا تو خدا جانے وہ لالچ میں آکر کہتا ہم نہیں جانے دیں گے۔ بھارت سرکار کو رپورٹ ہوگی اگر سرکار نے اجازت دی تو یہ مال جائے گا ورنہ نہیں یہ ایسی مصیبت تھی جس کے تصور سے ہی میری جان پر بن جاتی تھی کہ کسی کو میری بات کا یقین کیسے آئے گا کہ یہ مال فلاں نے لے لیا ہے نہ مجھے کوئی رسید دی جائے گی نہ کوئی اور صورت اطمینان کی ہوگی۔ میں اپنے خدا پر قربان جاؤں کہ حضرت امام جماعت کی توجہ سے یہ مشکل یوں حل ہوئی کہ فوجی افسر نے بغیر دیکھے ہی سمجھ لیا کہ یہ ریسرچ کا سامان ہے اور چونکہ وہ ریسرچ کے ٹرنک دیکھ کر اطمینان کر چکا تھا کہ ان میں کتابیں ہیں اور کچھ نہیں ہے اس لئے اس نے یہی گمان کیا کہ ان میں بھی کتابیں ہیں۔ یہ کس قسم کا زمانہ تھا اور کیسی مصیبت کا وقت تھا۔ جن لوگوں نے وہ مصیبت نہیں دیکھی وہ اس کا قیاس بھی نہیں کر سکتے۔" یہ مضمون اصحاب احمد میں تو کافی طویل ہے اختصار سے کام لیتے ہوئے میں بیان کر دوں کہ یہ چھ بسوں والا قافلہ راستے میں کئی جگہ روکا گیا اور چیکنگ ہوئی مگر حضرت فضل عمر کی دعاؤں کے صدقے آپ بحفاظت مع خزانہ لاہور پہنچ گئے۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کے افضال کی بے انتہا بارشیں ہوتیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں ۱۹۱۸ میں جب حضرت فضل عمر پر انفلوئنزا کے مرض کا سخت حملہ ہوا۔ یہاں تک کہ آپ نے وصیت بھی لکھ دی تو ان دنوں میں نے ایک خط آپ کی خدمت میں لکھا۔ اس میں یہ دعا کی تھی کہ خدایا! میری نابکار زندگی کس کام کی ہے۔ میری عمر جو باقی ہے وہ حضور کو دے دے۔ اس دعا کے چند سال بعد قادیان میں ایک نوجوان نے جو اس وقت حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے ملاقات ہونے پر بڑی گرمجوشی سے بغلگیر ہو کر مجھے بتلایا کہ آپ ان چھ دوستوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اپنی زندگی حضور پر قربان کرنے کے لئے دعا کی تھی۔ ان چھ احباب میں حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی بھی تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی قربانی قبول کر لی وہ وفات پا گئے۔ اور آپ پانچ جو باقی رہ گئے۔ ان کو ثواب مل گیا۔ میں نے ان کی بات سن کر اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنی زندگی کے لمبا ہونے پر یہی دلیل سمجھی کہ چونکہ میں نے زندگی پیش کی تھی خدا نے زندگی بڑھا دی۔

آقا اور غلام کے دلربا ناز و نیاز کی بات ہو رہی ہے۔ غلام کی تو قیمت ہی کچھ نہیں ہوتی مگر جب آقا کی نظروں سے پڑھتا ہے تو پھر تمام کائنات بھی ہیچ لگتی ہے۔ ایسے ہی کسی ایک موقعہ پر آپ قادیان گئے تو دیکھا کہ حضرت فضل عمر بیت مبارک میں تشریف لاتے اور پھر کسی کام کے لئے اندرون خانہ تشریف لے جاتے مگر کسی کو اجازت نہیں تھی کہ راستہ میں یعنی محراب بیت الذکر سے بیت الفکر تک حضور سے مصافحہ کرے یا کوئی بات کرے کہ آپ کہتے ہیں حضور کے پیچھے پیچھے جو خادم حضور کے ساتھ جاتا تھا۔ اسے میں نے ایک چھوٹے سے پرزہ کاغذ پر یہ شعر لکھ کر دیا۔

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی
بازارِ خویش و آتشِ ما تیز می کنی

تو حضور نے فرمایا آپ اندر یعنی بیت الفکر میں آجائیں آپ کو کس نے روکا ہے یہ حضور کی نوازش خسروانہ تھی۔ اندر چند احباب بیٹھے تھے۔ میں بھی وہاں جا بیٹھا حضور کا کھانا آیا تو حضور نے مجھے بھی کھانے میں شمولیت کا شرف بخشا۔

۱۹۲۰ء میں ایک دفعہ حضور کی زیارت کے لئے قادیان گیا تو حضور نے میری اور بابو عبدالحمید پٹیالوی کی دعوت کی۔ اس دعوت میں حضرت فضل عمر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بابو صاحب اور خاکسار تھے۔"

نومبر ۱۹۵۷ء میں آپ بندش پیشاب کے عارضہ سے شدید بیمار تھے حتیٰ کہ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ بیڈ سور کی تکلیف بھی ہو گئی۔ ایک دن حضرت مولانا راجیکی صاحب عیادت کے لئے تشریف لائے۔ ہماری والدہ ماجدہ نے عرض حال کے بعد دعا کے لئے درخواست کی۔ آپ ابا جان کے بستر کے بالکل قریب ایک کرسی پہ تشریف فرما ہوئے۔ کچھ دیر قبولیت دعا کے بارہ میں فرماتے رہے اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کی۔ کچھ ہی دیر بعد آپ نے نہایت پر شوکت اور بلند آواز سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ یہ واقعہ میرا چشم دید ہے اور اب بھی اسی طرح چشم تصور میں ہے۔ میں نے اور امی نے گھبرا کر کھڑکی سے دیکھا۔ دل دہل رہا تھا نہ جانے کیا ہو۔ کیونکہ ابا جان کی حالت بہت ہی نازک تھی۔ اس وقت ابا جان تو ہوش میں تھے۔ دل کو سکون ہوا مگر ساتھ ہی حضرت مولانا صاحب کو اس حالت میں دیکھا

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

کرد مہاجروں کی امداد

بی۔بی۔سی۔ سے نشر ہونے والی ایک خبر کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے اس بات کا شکوہ کیا ہے کہ کرد مہاجروں کی بحالی کیلئے دی جانے والی رقوم نہایت ناکافی ہیں۔ وزیر موصوف نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جن ممالک نے تنازعہ خلیج کھڑا کیا تھا۔ اور جو اس جنگ کے ذمہ دار تھے اب اس بات سے کنی کترا رہے ہیں کہ جو لوگ اپنے اپنے علاقوں سے بھاگ جانے پر مجبور ہوئے ہیں انہیں مہاجرین سمجھ کر انکی مدد کی جائے۔ یہ ممالک اس سلسلے میں ایران کی پوری طرح مدد نہیں کر سکے کہ لاکھوں کرد مہاجرین کو دوبارہ آباد کیا جائے۔ مغربی ممالک نے کردوں کے لئے ۱۰۸ جہازوں میں امدادی سامان بھیجا تھا۔ جو نہایت ناکافی ہے۔

انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک، خاص طور پر امریکہ کو چاہیئے تھا کہ وہ اب خاصی بڑی امداد دینے کیلئے تیار ہوتا کیونکہ انہیں خوب معلوم ہے کہ ان مہاجرین کی تعداد کتنی ہے۔ اور یہ خیمے اور خوراک کے حاجت مند ہیں۔ مسٹر ولایتی نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ۱۰ لاکھ کرد مہاجر ایران پہنچ چکے ہیں اور بہت سے ابھی عراقی سرحد پر بیٹھے ہیں۔ ہمیں انکے لئے ضرور کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ یہ انسانی ہمدردی کے اظہار کا موقعہ ہے اور دل کھول کر اس ہمدردی کا اظہار کیا جانا چاہیئے۔ خاص طور پر ان ممالک کی یہ اولین ذمہ داری ہے جنہوں نے اس جنگ میں حصہ لیا ہے۔

جب مسٹر ولایتی سے ایک سوال پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ عراق کے مسئلے کا ایسا حل نہیں چاہتے جس سے اس ملک کی سالمیت اور حفاظت خطرے میں پڑ جائے ان سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا وہ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ لبنان میں جو مغربی باشندے یرغمال بنائے گئے ہیں ان کو رہا کیا جائے تو انہوں نے جواباً کہا کہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی کوئی شخص یرغمالی بنایا گیا ہے اسے آزاد کیا جائے۔ اگر امریکہ اسرائیل پر پوری طرح زور دے تو وہ لوگ جو اسرائیل نے یرغمال بنائے ہوئے ہیں انکی رہائی بھی ممکن ہو سکتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنے سے باہمی اعتماد بھی بڑھے گا اور ایسے معاملات کا حل نسبتاً آسان ہو جائے گا۔ خاص طور پر امریکہ اور ایران کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

کانفرنس برائے ماحولیات

گذشتہ روز تہران میں ایک چار روزہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خلیج میں جنگ کے نتیجے میں انسانی زندگی ماحولیات کے تناظر میں کے عنوان پر گفت و شنید کی گئی۔ جو کچھ اس جنگ میں ہوا اس میں انسانوں کے آپس میں تعلقات پر یا انکی زندگی پر کیا اثر پڑے گا۔ اور آلودگی جو اس جنگ کے ذریعہ سے پھیلے اسکو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ اور مختلف علاقوں کے آپس میں تعاون کی بنیاد کسطرح رکھی جا سکتی ہے۔ یہ تھے وہ معاملات جو تہران کی چار روزہ کانفرنس میں زیر بحث آئے۔ اس کانفرنس کا اہتمام روپ نے ROPME نے کیا تھا۔ یہ لفظ دراصل مخفف ہے۔ ریجنل آرگنائزیشن فار پروٹیکشن آف دی میرین انوائرنمنٹ اور اس میں متعدد ماہرین نے دنیا کے مختلف حصوں سے شرکت کی۔ یہ لوگ ماحولیات کی بدلتی ہوئی کیفیات کے ماہر ہیں۔ اور انہوں نے اس معاملے پر پورے غور و خوض کے بعد اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جواد سلیم الارائے

JAWAD SALIM ALARAAYEH

جو بحرین کے وزیر صحت ہیں نے اس کی صدارت کی۔ یہ صاحب راکمے اور ای۔پی۔سی۔ کے چیئرمین بھی ہیں۔ اور بلا واسطہ ہر قسم کی ایسی آلودگی جو جنگ کے ذریعے پھیلی سے انکا رابطہ ہے۔ خاص طور پر لاکھوں بیرل تیل جو خلیج کے پانی میں بہا اس سے جو آلودگی پیدا ہوئی اور جس کا خطرہ حقیقی خطرہ ہے۔ اس پر انہوں نے خاصی تحقیق کی ہے۔ اسکے علاوہ کویت میں تیل کے کنوؤں کو آگ لگا دینے کی وجہ سے جو فضائی آلودگی پیدا ہوئی ہے۔ وہ بھی ایک حقیقی خطرہ بن کر سامنے آ رہی ہے۔ سب حاضرین نے مل کر اس بات کی کوشش کی کہ ایسے طریق معلوم کئے جائیں کہ نقصان سے بچا جائے۔ اور آئندہ ایسے واقعات نہ ہونے پائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خلیج میں آبی جانوروں کو ایک لمبے عرصے تک کیلئے نقصان کا احتمال ہے اور اگر فوری اقدام نہ کئے گئے تو اس بات کا امکان ہے کہ ان آبی جانوروں میں سے کئی ایک کی نسل بالکل ختم ہو جائے۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی کہ اس سے پہلے جو آلودگی سے بچنے کے معاہدات کئے جا چکے ہیں انکو دوبارہ زندہ کیا جائے ان معاہدات پر کویت، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، عراق اور ایران نے دستخط کر رکھے ہیں۔ پروٹوکول ایریا وضاحت کے لئے یہ فقرہ جو اس معاہدے میں درج ہے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ علاقے جو ان حکومتوں کے ماتحت ہیں یا جن حکومتوں نے انکے تحت معاہدے کر رکھے ہیں۔ انکا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کے حفاظتی اقدام کریں۔ اور کوئی آبی آلودگی پیدا نہ ہونے دیں۔ اس میں بعض طریقے بھی بتائے گئے ہیں۔ کہ کس طرح اس آلودگی کو روکا جا سکتا ہے۔ ماہرین نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ماحولیات کی حفاظت کیلئے۔ اس لئے پوری طرح اقدام نہیں کئے جا سکتے۔ کیونکہ ان اقدام کے پیچھے قانونی پابندیاں موجود نہیں ہیں۔ اور اگر حالت یہی رہی تو یہاں کی زندگی کو خاصا خطرہ لاحق ہو گا زیادہ تر اس نقصان کا حامل بحرین کو ہونا پڑیگا۔ جب آلودگی کی بات کی جاتی ہے تو اس سے مراد فضائی آلودگی اور گندے پانی کی آلودگی اور خلیج کے پانی کی آلودگی اور اسی طرح گھروں سے بہنے والی آلودگی کا ذکر مقصود ہوتا ہے۔

ایک نئی دوا

جب شدید سر درد ہو تو انسان سوچنے کے بھی قابل نہیں رہتا اس وقت کسی کام کا کرنا تو بہت بڑی بات ہے۔ اب طبی تحقیقات کرنے والوں نے بتایا ہے کہ ایک نئی دوا ایجاد کی گئی ہے۔ جس کے انجکشن لگانے سے شدید سر درد کے دورے کو آرام آ سکتا ہے اس دوائی کا نام ہے سماتری ٹیڈن SUMATRITEDEN رکھا گیا ہے۔ اور اسے ایسے لوگوں کو استعمال کروا کے تجربہ کیا گیا ہے۔ جنہیں یا تو درمیانے درجے کا سر درد تھا یا بہت شدید سر درد تھا۔ یعنی دونوں قسم کے مریضوں پر اس دوا کو استعمال کر کے تجربہ کیا گیا ہے۔ اور نتیجے کے طور پر یہ کہا گیا ہے۔ کہ یہ دوا خاصی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس دوا کے استعمال سے ایک گھنٹے کے اندر اندر ۷۰ فی صدی کے قریب لوگوں کو خاصا آرام محسوس ہوا۔ انہیں ۶ ملی گرام کی خوراک بذریعہ انجکشن دی گئی تھی۔ اتنی دوائی کے استعمال سے انہیں خاصا فائدہ ہوا اور اس کے بعد انہیں طبی امداد کی ضرورت نہیں پڑی۔ جنوبی الی نائے یونیورسٹی کے چیف نیورو الوجسٹ ڈاکٹر کم نے اس دوائی کے ایجاد کرنے کے لئے ضروری ہدایات دی تھیں جس پر دس طبی مراکز میں عمل کیا گیا۔ یہ دس مراکز امریکہ کے مختلف شہروں میں واقع ہیں۔ چنانچہ ان مراکز کی تحقیقات کا نتیجہ ڈاکٹر کم نے گذشتہ روز امریکی اکیڈیمی آف نیورالوجسٹس کی ایک میٹنگ میں پیش کیا۔ یہ دوا فی الحال امریکی فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن نے منظور نہیں کی اور اس لئے ابھی ان کے ذریعے اس کا استعمال شروع نہیں ہوا۔ جب تحقیقات کی جا رہی تھی تو اس دوائی کی خوراک مختلف مقدار میں ۱۸۰، سر درد کے مریضوں کو دی گئی۔ تحقیقات کرنے والوں نے محسوس کیا کہ دوائی کی زیادہ مقدار زیادہ درد کا علاج کر سکتی ہے اور وقت بھی کم لیتی ہے۔ ایک گھنٹے کے بعد ۱۶ فی صدی بیماروں کو دوبارہ دوا دی گئی۔ ۳۰ فی صدی کو کس قدر کم گویا کہ مختلف مریضوں کو مختلف مقدار میں دوائیں دے کر تجربہ کیا گیا۔ جنہیں سب سے زیادہ دوا دی گئی ان میں سے ۶۰ فی صد مریضوں نے کہا کہ وہ اس قابل ہو گئے ہیں کہ اپنا کاروبار جاری رکھ سکیں۔ اس دوا نے شدید سر درد کے مریضوں کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ جلد ہی دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہونے کے قابل ہو گئے خدا کرے کہ یہ دوا واقعی اتنی ہی مفید ہو جتنی بتائی گئی ہے اور امریکہ کا فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کا دفتر اسے استعمال کے لئے منظور کر لے۔

قرآن کریم کی تلاوت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں:

"ہر احمدی گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو"

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۹۔ فروری ۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم محمد اسحاق صاحب دار الیمن شرقی کی اہلیہ ایک مہینہ سے بیمار ہیں۔

○ محترم مولانا قمر الدین صاحب فاضل سابق مربی سلسلہ کی طبیعت ناساز ہے۔ ڈاکٹری مشورہ سے ان کی میو ہسپتال لاہور میں ریڈیو تھراپی ہو رہی ہے۔

○ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مرزا موضع چکرالی پاؤں میں شدید درد کی وجہ سے چلنے سے معذور ہیں۔

مکرم سلیم احمد صاحب طور سیکرٹری مال (بیرون ملک) کا بازو ایک حادثہ میں ٹوٹ گیا ہے۔ آپریشن کے بعد ہڈی جوڑ دی گئی ہے۔

○ مکرم منور احمد نسراء صاحب ابن چوہدری غلام رسول صاحب بلاؤ کے کالبلیہ سے متعلق عرصہ چار ماہ میں دو مرتبہ اپریشن ہو چکا ہے۔

○ مکرم مقبول حسین صاحب ضیاء مربی سلسلہ کی چھ ماہ کی بچی بعارضہ اسہال تشویشناک طور پر بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم محمد سعید کلیم صاحب دار العلوم غربی کی اہلیہ گذشتہ دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب گارڈن ٹاؤن لاہور کی اہلیہ سلیمہ بیگم صاحبہ گذشتہ کئی ماہ سے بیمار ہیں۔

مکرم نذیر احمد صاحب کنری سندھ کا دوسری مرتبہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں گردہ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ محترم عمر خطاب صاحب ہزاروی اپریشن کے بعد ہسپتال سے گھر آ گئے۔ اب چلنا پھرنا شروع کر دیا ہے۔ تاہم کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم غلام محمد حق صاحب چک نمبر ۱۶۶ مراد عرصہ دراز سے بوجہ شوگر بیمار ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ اور بہو بھی بیمار ہیں۔

○ مکرم ایم اے۔ ناظر صاحب میرپور آزاد کشمیر بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں۔

○ عزیز شبیرانہ (لاڑکانہ) بعمر ۱۲ سال محلے میں ہونیوالی آتش بازی کے نتیجے میں جھلس گیا ہے علاج کے سلسلے میں داخل ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: مکرم ہارون الرشید رانا ابن رانا محمد اسلم طاہر صاحب آف جرمنی کا نکاح عزیزہ آنسہ ارم بٹ صاحبہ بنت محمد رفیق بٹ صاحب آف راولپنڈی کے ساتھ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے بیت الحمد مری روڈ راولپنڈی میں بعوض پچاس ہزار ڈچ مارک پر ۱۹ اپریل کو پڑھا۔

○ عزیزہ کوثر تنظیم صاحبہ بنت مکرم عطاء اللہ بشیر صاحب کا نکاح ہمراہ سید زاہد علی شاہ ابن رشید اللہ صاحب بعوض ۱۵،۰۰۰/- روپے حق مہر مولانا محمد اسماعیل صاحب اسلم نے دار الیمن میں ۸ مارچ ۹۱ء کو پڑھا۔

○ عزیزہ ڈاکٹر فرزانہ معین صاحبہ بنت مکرم چوہدری معین الدین احمد صاحب (واہ کینٹ) کا نکاح مکرم ڈاکٹر عامر خلیل صاحب اوپل ابن محترم خلیل احمد صاحب اوپل گجرات کے ہمراہ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ واہ کینٹ نے مبلغ ایک لاکھ روپے (۱۰۰،۰۰۰) حق مہر پر مورخہ ۱۲ اپریل ۹۱ء بعد نماز جمعہ احمدیہ دار الحمد واہ کینٹ میں پڑھا۔

○ عزیز ندیم الحق صاحب ناصر ولد عبد الحق صاحب ناصر ساہیوال کا نکاح مکرم خلیل احمد صاحب اختر نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں ۱۵ مارچ بروز جمعہ ہمراہ عزیزہ زرقا مبارک صاحبہ بنت مکرم حمید اللہ مبارک صاحب آف شاہدرہ پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ عقد جانبین کے لئے مبارک کرے۔

تقریب شادی: مکرم مرزا وحید برلاس صاحب ابن مرزا عبد الرشید صاحب کارکن جامعہ احمدیہ کی شادی مورخہ ۹ مارچ ۹۱ء کو قرار پائی۔ ان کا نکاح مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ۱۵ ہزار روپے حق مہر پر ہمراہ فوزیہ رومینہ صاحبہ دختر چوہدری محمد صدیق صاحب پڑھا اور دعا کرائی۔ ۱۰ مارچ ۹۱ء کو مرزا عبد الرشید صاحب نے دار الیمن غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جسکے اختتام پر مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز نے دعا کرائی۔

○ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب کوکب ابن مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب سوہاوی کا نکاح عزیزہ مبارکہ صاحبہ بنت چوہدری بشارت احمد صاحب کاہلوں کے ہمراہ مورخہ ۱۵ اپریل ۹۱ء کو مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں پڑھا۔ مورخہ ۱۹ اپریل ۹۱ء کو بروز جمعۃ المبارک تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

○ عزیز بشارت احمد صاحب قریشی ابن شریف احمد صاحب قریشی زونل مینیجر الائیڈ کمرشل کوآپریٹو کارپوریشن راولپنڈی کی شادی عزیزہ راحیلہ جبین بنت شیخ فضل احمد صاحب صابر سے مورخہ ۲۸ فروری انجام پذیر ہوئی۔ بارات اسی روز راولپنڈی سے ساہیوال پہنچی۔ مکرم مربی صاحب ساہیوال نے مبلغ پچیس ہزار روپیہ ۲۵،۰۰۰/- حق مہر پر نکاح پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ دوسرے روز مقامی ہوٹل میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال: مکرم رانا رشید احمد صاحب نمبردار چک نمبر ۸۷ شمالی سرگودھا کو یکے بعد دیگرے دو عظیم صدمات برداشت کرنے پڑے۔ پہلے ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء کو ان کے داماد رانا قیصر حیات صاحب آف رائے پور ضلع سیالکوٹ بعمر ۳۰ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف نے اپنے پیچھے بیوہ ایک بیٹا و بیٹی چھوڑے ہیں۔ ابھی یہ صدمہ تازہ ہی تھا کہ مکرم رانا رشید احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اچانک ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں خدا کو پیاری ہو گئیں۔ ان کی وفات رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو واقع ہوئی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو ہر دو صدموں کے برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے

ولادت: مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری مربی سلسلہ ابن مکرم ماسٹر احمد علی صاحب (دار العلوم غربی ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ اپریل ۹۱ء کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے اور خادمہ دین بنائے۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

ٹکڑا لیتا ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں غلطی کر سکتا ہوں تو دوسرا کون ہے جو یہ کہے کہ میں غلطی سے پاک ہوں، اگر ایک شخص علیحدہ نماز پڑھے اور یہ کہے کہ میں امام کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتا کہ وہ غلطی کرتا ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ اکیلا نماز پڑھے تو کیا وہ غلطی نہیں کر سکتا جس طرح امام بتقاضائے بشریت غلطی کر سکتا ہے اسی طرح پر وہ شخص بھی جو اکیلا نماز پڑھتا ہے غلطی سے نہیں بچ سکتا۔ پس جماعت جماعت ہے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے والا اور اکیلا پڑھنے والا دونوں کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ جو (امام) کی مخالفت کرتے ہیں ان کو واضح رہے۔ کہ حضرت عثمانؓ کے وقت میں جب لوگ مخالفت کے لئے اٹھے تو آپ نے فرمایا "تم خوب یاد رکھو تم یہ فتنہ مت پھیلاؤ۔ اس فتنہ سے تم میں کبھی صلح نہیں ہو گی۔ تم میں کبھی اتفاق نہیں ہو گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ اگست ۱۹۱۵ء)

بقیہ: اخبار احمدیہ

بھاگلپوری کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

عزیزہ روحی درد صاحبہ محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد سابق امام بیت الفضل لندن، کی پوتی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

بقیہ: صـ۵ سے آگے

کہ آپ کی پگڑی تو اباجان کی چارپائی پہ گر پڑی اور سوٹی (عصا) زمین پر اور خود مولانا موصوف کرسی پہ ایک طرف کو جھکے ہوئے تھے۔ جب آپ اس کیفیت سے باہر آئے۔ تو آپ نے اباجان کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ فرشتے آپ کو نور کے پانی کی مشکوں سے غسل دے رہے ہیں۔ اس کی دو ہی تعبیریں ہیں اور دونوں بہت مبارک ایک تو یہ کہ مرض ڈھل کر جاتا رہے گا اور صحت ہو جائے گی یا پھر انجام بخیر ہو گا۔

انہیں دنوں حضرت فضل عمر کے خاندان میں تقریب شادی تھی آپ نے محترم میاں غلام محمد اختر صاحب سے جو بغرض عیادت تشریف لائے ہوتے تھے، درخواست کی کہ آپ جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوں تو خاکسار کی طرف سے سلام مسنون کے بعد عرض کریں کہ بادشاہوں کے ہاں شادی اور خوشی کی تقریبات پہ قیدی رہا کئے جاتے ہیں میں مرض کا اسیر ہوں۔ آپ کے لئے خدائی خبر ہے کہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ پس دعا کے ذریعے مجھے اس بیماری سے آزاد کرائیں۔ غرض حضرت فضل عمر کی دعاؤں سے حضرت مولانا کو ملنے والی خدائی خبر کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔ اور آپ کو معجزانہ رنگ میں شفا عطا فرمائی اور دس سال تک پھر یہ تکلیف نہ ہوئی۔ جولائی ۱۹۶۸ء میں پھر یہی عارضہ لاحق ہوا۔ اور ۳۰ اگست کو آپ نے جان جان آفرین کے سپرد کر دی احباب سے اباجان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس داخلہ

اِن سروس ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ رحیم یار خان

بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازیخان ڈویژنوں کے میٹرک پاس امیدواران برائے داخلہ دو سالہ زرعی ڈپلومہ کورس برائے فیلڈ اسسٹنٹ اپنی درخواستیں مجوزہ فارم پر بمعہ تصدیق شدہ نقول سرٹیفکیٹ مورخہ ۲۰، مئی ۹۱ء تک دفتر ڈائریکٹر زراعت ان سروس ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ رحیم یار خان کو ارسال کریں۔
مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مؤرخہ ۲۹، اپریل ۹۱ء ملاحظہ فرمائیں۔

بی۔ایڈ کلاس تعلیمی سال ۹۲-۱۹۹۱ء گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (مردانہ) لاہور

صوبہ پنجاب کے سکونتی حضرات جو بی ایڈ کلاس میں داخلہ کے خواہش مند ہوں اور کم از کم بی۔اے / بی۔ایس سی پاس ہوں، مقررہ تاریخوں کو اپنے مکمل کاغذات کے ساتھ مذکورہ کالج میں تشریف لائیں۔
مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۳، اپریل ۱۹۹۱ء ملاحظہ فرمائیں

گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ (برائے طلباء) جھنگ (سیکنڈ شفٹ)

مندرجہ بالا انسٹی ٹیوٹ میں (۱) ریڈیو/ٹیلی ویژن (۲) الیکٹریشن۔ (۳) میکینیکل ڈرافٹسمین۔ (۴) آٹو مکینک (۵) آٹو الیکٹریشن کے ٹریڈز میں خواہشمند حضرات سے مجوزہ فارم پہ درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۱، مئی ۹۱ء ہے نمبر ۱، ۲ و ۳ ٹریڈز کے لئے امیدوار کا میٹرک پاس اور نمبر ۴، ۵ ٹریڈز کے لئے کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔
مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۳، اپریل ۱۹۹۱ء ملاحظہ فرمائیں۔
(ناظر تعلیم)

تبدیلی نام: میں نے اپنا نام نائیلہ رفیق کی بجائے سائرہ رفیق رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔
سائرہ رفیق۔ مکان نمبر ۷
ناصر آباد۔ ربوہ

النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ
اوقات مشورہ
موسم سرما: شام ۴ تا ۱/۲ ۷ بجے
موسم گرما: شام ۵ تا ۹ بجے

سرکن دوا اپھارہ

نیز دیگر امراضِ حیوانات مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، مک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کناروواہ، پیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔
(ڈزنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

- لاہور: —— پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
- کراچی: —— شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی
- فیصل آباد: —— میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
- راولپنڈی: —— جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
- ملتان: —— زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
- رحیم یار خان: —— رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
لاہور — کراچی
ہیڈ آفس —— ربوہ —— فون: ۷۷۱، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ سابق وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کے خاوند رکن قومی اسمبلی جناب آصف علی زرداری اور چار دیگر افراد کو بینک فراڈ کیس میں خصوصی عدالت نے باعزت بری کر دیا ہے عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ اگر یہ قرضہ دیا جانا غلط تھا تو اس میں اس بینک سے متعلقہ تمام افراد ملوث ہیں جنہوں نے یہ رائے دی تھی کہ یہ منصوبہ محفوظ ہے اور اس کے لئے قرضہ جاری کیا جا سکتا ہے۔

○ سابق وفاقی وزیر چوہدری اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ چوہدری شجاعت حسین نے ہم سے کہا تھا کہ "ریفرنسوں کا معاملہ جانے دو صدر پتہ نہیں کیا کر دیں گے"۔ اس کے جواب میں چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ اعتزاز احسن قرآن پر حلف اٹھائیں کہ میں نے یہ بات کہی ہے۔ جواباً اعتزاز احسن نے کہا کہ شجاعت چوہدری کا جھوٹ بول رہے ہیں۔

○ وفاقی وزیر تجارت نے کہا ہے کہ ملک معراج خالد کی طرف سے فوج کو سیاسی معاملات میں مداخلت کی دعوت دینا افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے بیان کے بارے میں بیگم نصرت بھٹو اور بے نظیر بھٹو اپنی پوزیشن واضح کریں۔

○ لیہ کے قریب چوک اعظم پر ویگن کے خوفناک حادثہ میں ۱۱، افراد ہلاک ہو گئے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے الزام لگایا ہے کہ جاپانی طلبہ کو پی ڈی اے نے اغوا کرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سے میں وزیر اعلیٰ بنا ہوں فوج کو کسی کارروائی میں شریک نہیں کیا۔ اور فوج سیاست میں ملوث ہونا بھی نہیں چاہتی انہوں نے کہا کہ پیر پگاڑا نے جاپانی طلبہ کی رہائی میں مدد دی ہے۔

○ ٹیکسیشن کمیشن نے کہا ہے کہ اگر صرف ٹیکس اکٹھا کرنے والے اداروں اور اہلکاروں کو درست کر دیا جائے تو چار سے پانچ ارب روپے تک کے وسائل مزید حاصل ہو سکتے ہیں۔

بقیہ: صا سے آگے

یہ خطبہ رمضان مبارک کے آخری جمعہ کا خطبہ تھا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی دعا کی کہ خدا کرے جو لوگ اس جمعہ کے دن عبادت کے لئے آئے ہیں وہ سارا سال عبادت کی لذت اٹھاتے رہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ خلیجی تعاون کونسل کے وزرائے خارجہ کا اجلاس کویت میں ہوا۔ جس میں علاقائی سلامتی علاقے میں غیر ملکی موجودگی اور اس منصوبہ میں ایران کی شمولیت پر غور کیا گیا۔ وزرائے خارجہ اس اجلاس کے بعد امریکی وزیر خارجہ سے بات چیت کریں گے۔

○ ایران اور فرانس کے درمیان دو طرفہ تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ میں مالی امور کے بارے میں اصولی طور پر ایک سمجھوتہ طے پا گیا۔

○ بنگلہ دیش میں سیلاب کی وجہ سے ایک کروڑ بنگلہ دیشی بھوک اور بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ چٹاگانگ میں بھوکے لوگوں نے خوراک سے بھرے ہوئے ٹرک لوٹ لئے۔ مواصلاتی نظام کی تباہی کی وجہ سے اور خراب موسم کی وجہ سے امدادی کاموں میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ بنگلہ دیش کی حکومت نے بیرونی ممالک سے ہیلی کاپٹر اور کشتیاں فراہم کرنے کی اپیل کی ہے۔ فضائیہ کے طیاروں کے ذریعے پانی میں گھرے ہوئے لوگوں کو خوراک پہنچائی جا رہی ہے۔

○ سوویت یونین نے آرمینیا میں سینکڑوں چھاتہ بردار فوجی اتار دیئے ہیں۔ مقامی لیڈروں کو روسی حکومت نے وارننگ دی ہے کہ وہ گڑبڑ سے اجتناب کریں۔

○ بھارتی وزیراعظم کے انتخابی قافلے پر حملہ کیا گیا جس سے ایک ڈرائیور زخمی ہو گیا۔ انتخابی مہم میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اب تک ۲۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

○ بھارتی حکومت نے جان بوجھ کر مقبوضہ کشمیر میں بندوق کی حکمرانی قائم کر رکھی ہے۔ امریکہ میں قائم انسانی حقوق کی تنظیم ایشیا واچ نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت نے جان بوجھ کر خوف اور دہشت کی فضا قائم کر رکھی ہے۔

○ امریکہ اسرائیل اور عرب ملکوں کو ۱۸، ارب ڈالر کا اسلحہ فروخت کرے گا۔